

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو اٹھارہ

یروشلم کے لیے نبوی تنبیہ: آخری زمانے کے واقعات کی علامتی منظر کشی

Jeff Pippenger

2024-03-05

63 سے 70 تک کی سات سالہ تنبیہ، جس کا اعلان اُس شخص نے کیا تھا جو "یروشلم کی گلیوں میں ادھر ادھر پھر کر شہر پر آنے والی مصیبتوں کا اعلان کرتا تھا"، اس کی پیشگی مثال اس تنبیہ میں ملتی ہے جو یروشلم کو ساڑھے تین سال تک دی گئی—پہلے مسیح کی خدمت کے دوران، اور پھر شاگردوں کی خدمت میں مزید ساڑھے تین سال۔ سابقہ مضامین میں یہ پہلے ہی واضح کیا جا چکا ہے کہ یروشلم کی تباہی صلیب پر ہی واقع ہو سکتی تھی، یا بعد میں اسٹیفن کو سنگسار کیے جانے کے موقع پر، لیکن خدا کی دیرپا بردباری نے شہر اور اس کے لوگوں پر اپنے فیصلے کو مؤخر رکھا۔

"اور جس کسی پر یہ گرے گا، اسے پیس کر غبار کر دے گا۔" جن لوگوں نے مسیح کو رد کیا تھا، انہیں جلد ہی اپنے شہر اور اپنی قوم کی تباہی دیکھنی تھی۔ ان کی شان ٹوٹ جائے گی، اور ہوا کے سامنے گرد کی مانند بکھر جائے گی۔ اور وہ کیا چیز تھی جس نے یہودیوں کو تباہ کیا؟ وہی چٹان تھی جس پر اگر انہوں نے تعمیر کی ہوتی تو وہی ان کی سلامتی ہوتی۔ یہ خدا کی وہ نیکی تھی جسے حقیر جانا گیا، وہ راست بازی تھی جسے ٹھکرایا گیا، وہ رحمت تھی جسے ناچیز سمجھا گیا۔ انسانوں نے اپنے آپ کو خدا کی مخالفت میں کھڑا کر لیا، اور جو کچھ ان کی نجات کا وسیلہ ہو سکتا تھا، وہی ان کی ہلاکت کا باعث بن گیا۔ خدانے جو کچھ زندگی کے لیے مقرر کیا تھا، انہوں نے اسے موت کا سبب پایا۔ یہودیوں کے ہاتھوں مسیح کے مصلوب کیے جانے میں یروشلم کی تباہی مضمحل تھی۔ کلوری پر بہایا گیا خون وہ بوجھ تھا جس نے انہیں اس دنیا اور آنے والی دنیا دونوں میں ہلاکت کی گہرائی میں ڈبو دیا۔ عظیم آخری دن میں بھی ایسا ہی ہوگا، جب خدا کے فضل کو رد کرنے والوں پر عدالت نازل ہوگی۔ مسیح، جو ان کے لیے ٹھوکر کی چٹان ہے، تب ان پر انتقام لینے والے پہاڑ کے طور پر ظاہر ہوگا۔ اس کے چہرے کا جلال، جو راست بازوں کے لیے زندگی ہے، شہریوں کے لیے بھسم کر دینے والی آگ ہوگا۔ کیونکہ محبت رد کی گئی، فضل کو حقیر جانا گیا، اس لیے گنہگار ہلاک کیا جائے گا۔

بہت سی مثالوں اور بار بار کی گئی تنبیہوں کے ذریعے، یسوع نے یہ دکھایا کہ خدا کے بیٹے کو رد کرنے کا یہودیوں کے لیے کیا انجام ہوگا۔ ان کلمات میں وہ ہر زمانے کے ان سب لوگوں سے مخاطب تھا جو اُسے اپنا نجات دہندہ قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ ہر تنبیہ انہی کے لیے ہے۔ منجس کیا ہوا پیکل، نافرمان بیٹا، بددیانت باغبان، اور تحقیر کرنے والے معمار—ان کی نظیر ہر گنہگار کے تجربے میں ملتی ہے۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو وہ انجام جس کی طرف انہوں نے پیشگی اشارہ کیا، اسی کا ہوگا۔ ازمہ کی آرزو، 600۔

وہ سات سالہ مدت جس میں اس شخص نے یروشلم میں گواہی دی، پہلے محاصرے کے وقت بارہ سو ساٹھ دن کے دو برابر ادوار میں تقسیم کر دی گئی۔ وہ سات برس یروشلم کی تباہی کی نمائندگی کرتے تھے، اور مسیح اور شاگردوں کی خدمات کے سات برس یروشلم کی تباہی کے آغاز کی نمائندگی کرتے تھے، اور یسوع ہمیشہ انجام کو آغاز سے واضح کرتا ہے۔ ان سات برسوں کی مثال شمالی بادشاہت کے خلاف آنے والے "سات زمانے" سے بھی دی گئی، جنہیں بارہ سو ساٹھ برس کے دو برابر ادوار میں تقسیم کیا گیا تھا۔

جب جدید روم اس تاریخ کو دہراتا ہے کہ بت پرست اور پاپائی روم نے ظاہری اور روحانی یروشلم کو روند ڈالا، اور جب جدید روم انذار کے دو ادوار کی وہ دونوں تاریخیں دہراتا ہے جو سن 63 سے سن 70

تک ایک شخص کی طرف سے دی گئیں، اور جب جدید روم اس تاریخ کو دہراتا ہے جس کی نمائندگی ان دو ادوار سے ہوتی ہے جب مسیح اور شاگرد ساڑھے تین برس تک یروشلم میں داخل ہوتے اور نکلتے رہے، تو دو منفرد ادوار ظاہر ہوں گے، اگرچہ آخری دنوں میں "وقت اب باقی نہ ہوگا"۔

ان دونوں مدتوں میں سے آخری مدت علامتی بیالیس مہینوں کی ہے، جن کے دوران جدید روم، جب جلد آنے والے اتوار کے قانون کے وقت اس کا مہلک زخم بھر جائے گا، اہل ایمان پر اپنی آخری ایذا رسانی پوری کرے گی۔ یہی علامتی بیالیس مہینوں کی مدت ان دونوں میں دوسری ہے اور جدید روم کی اجرائی عدالت کا زمانہ ہے۔ اس مدت سے پہلے لودیکیائی ایڈونٹ ازم میں زندوں کی تحقیقی عدالت ہوتی ہے۔

وہ شخص جس نے حقیقی یروشلم کو انتباہ پہنچایا، طیطس کے محاصرے میں مر گیا۔ وہ تباہی کے وقت نہیں مرا بلکہ اس تباہی سے پہلے ہونے والے محاصرے کے دوران مرا، کیونکہ یروشلم کی تباہی میں ایک بھی مسیحی نہیں مرا۔

"سات برس تک ایک شخص یروشلم کی گلیوں میں بار بار آتا جاتا رہا اور ان مصیبتوں کی منادی کرتا رہا جو شہر پر آنے والی تھیں۔ دن ہو یا رات، وہ ایک ہولناک نوحہ پکار پکار کر پڑھتا رہتا: 'مشرق سے آواز! مغرب سے آواز! چاروں ہواؤں سے آواز! یروشلم کے خلاف اور بیکل کے خلاف آواز! دولہوں اور دلہنوں کے خلاف آواز! تمام قوم کے خلاف آواز!' — ایضاً۔ یہ عجیب ہستی گرفتار کی گئی اور اسے کوڑے مارے گئے، مگر اس کے لبوں سے کوئی شکایت نہ نکلی۔ تذلیل اور ایذا رسانی کے جواب میں وہ صرف یہ کہتا: 'افسوس، افسوس یروشلم پر!' افسوس، افسوس اس کے باشندوں پر! اس کی تنبیہی پکار اس وقت تک نہ رکی جب تک وہ اسی محاصرے میں قتل نہ کر دیا گیا جس کی اس نے پیش گوئی کی تھی۔" The Great Controversy, 29, 30.

وہ شخص محاصرے میں مر گیا، لیکن حتمی تباہی میں نہیں، اور حتمی تباہی مہلت کے خاتمے اور سات آخری بلاہوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ لہذا وہ شخص پہلے محاصرے میں یروشلم چھوڑنے کے پیغام کی علامت ہے۔ تب مسیحیوں نے فرار اختیار کیا، اور پہلے ساڑھے تین سال میں وہ شخص اس گروہ کی علامت تھا جو یروشلم میں نہیں مرتا، اور دوسرے ساڑھے تین سال میں وہ مہلت کے خاتمے سے پہلے مرنے والے آخری مسیحیوں کی علامت ہے۔ پہلے دور میں وہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نشاندہی کرتا ہے، اور دوسرے ساڑھے تین سال کے دور میں وہ اس بڑی جماعت کی نمائندگی کرتا ہے جو اسی دوسرے دور میں مرتی ہے۔

اس آدمی کا پیغام مؤرخ نے قلم بند کیا، اور اس کی نمائندگی چھ آوازوں سے کی گئی۔ جب آخرکار اسے قید کر دیا گیا تو اس کا ساتواں اور آخری پیغام یروشلم اور اس کے باشندوں کے لیے "ہائے، ہائے" تھا۔ قلم بند کی جانے والی پہلی "آواز" "مشرق سے آنے والی آواز" تھی، اور اس کا آخری پیغام "ہائے" تھا۔ اس کے پیغام کا پہلا جزو اور آخری جزو وہ بائبل کی علامت تھی جو اسلام کی نمائندگی کرتی ہے، کیونکہ بائبل میں اسلام کو "مشرق" کی اولاد، یعنی بنی مشرق، کہا گیا ہے اور ان کی نمائندگی "مشرقی ہوا" کرتی ہے۔ اس کے آخری پیغام میں "ہائے" کے لفظ کی تکرار جدید بابل کے اختتام کی عکاسی کرتی ہے، جب زمین کے بادشاہ تین مرتبہ پکار اٹھتے ہیں: "افسوس، افسوس وہ بڑا شہر"۔ مکاشفہ کے اٹھارویں باب کی تین آیات میں جس یونانی لفظ کا ترجمہ "افسوس" کیا گیا ہے، اسی لفظ کا ترجمہ اٹھویں باب کی آیت تیرہ میں "ہائے" کیا گیا ہے۔

اور میں نے دیکھا، اور ایک فرشتے کو آسمان کے وسط میں اُڑتے ہوئے سنا، جو بلند آواز سے کہہ رہا تھا، افسوس، افسوس، افسوس ان پر جو زمین پر ریتے ہیں، ان تین فرشتوں کے نرسنگوں کی باقی آوازوں کے سبب، جن کا بجنا ابھی باقی ہے! مکاشفہ 8:13.

اس شخص کے "ہائے، ہائے" کے اعلان تین مصیبتوں کے سہ گانہ اطلاق کی نمائندگی کرتا ہے، کیونکہ پہلی مصیبت کے عناصر جب دوسری مصیبت کے عناصر کے ساتھ سطر بہ سطر ملائے جائیں تو وہ تیسری

مصیبت کے عناصر کی شناخت کرتے ہیں؛ بالکل اسی طرح جیسے باب اٹھارہ میں زمین کے بادشاہوں کے "افسوس، افسوس" کے تین اظہارات تیسری مصیبت کی نمائندگی کرتے ہیں، جیسا کہ پہلی اور دوسری مصیبتوں کے ذریعے قائم کیا گیا ہے۔ اس شخص کے پیغام کی ابتدا اور انتہا تیسری مصیبت سے متعلق اسلام کے پیغام کی تمثیل ہیں۔

اس کے پیغام کا پہلا اظہار 'مشرق' سے آنے والی ایک آواز تھا، اور 'مشرق' اسلام کی علامت ہے، لیکن یہ اُس مہر لگانے والے فرشتے کی بھی شناخت ہے جو مشرق سے ابھرتا ہے۔

اور ان باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ چار فرشتے زمین کے چاروں کونوں پر کھڑے ہیں، زمین کی چار ہواؤں کو تھامے ہوئے ہیں تاکہ نہ زمین پر ہوا چلے، نہ سمندر پر، نہ کسی درخت پر۔ اور میں نے ایک اور فرشتہ مشرق کی طرف سے طلوع ہوتا ہوا دیکھا جس کے پاس زندہ خدا کی مہر تھی، اور اس نے بلند آواز سے ان چار فرشتوں سے پکار کر کہا جنہیں زمین اور سمندر کو نقصان پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا، کہ زمین کو نقصان نہ پہنچاؤ، نہ سمندر کو، نہ درختوں کو، جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر مہر نہ لگا دیں۔ اور میں نے ان کی تعداد سنی جن پر مہر لگائی گئی تھی، اور بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر لگائی گئی۔ مکاشفہ 4-7:1

پہاڑ کرمل پر ایلیاہ کی کہانی میں، جب اس نے سمندر کی طرف دیکھا اور ایک بادل دیکھا، تو وہ مغرب کی طرف دیکھ رہا تھا، کیونکہ پہاڑ کرمل بحیرہ روم کے قریب واقع ہے۔

اور یہ ہوا کہ ساتویں بار اُس نے کہا، دیکھ، سمندر سے ایک چھوٹا سا بادل اٹھ رہا ہے، جو آدمی کے ہاتھ کی مانند ہے۔ تب اُس نے کہا، جا، آہاب سے کہہ، اپنا رتھ تیار کر اور نیچے اتر جا تاکہ بارش تجھے نہ روک لے۔ 1 سلاطین 18:44

ایلیاہ غالباً مغرب کی طرف، بحیرہ روم کی سمت رُخ کیے ہوئے تھے۔ انجیل لوقا کے باب بارہ میں، مسیح اپنے پیغام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ جدائی کا پیغام ہے۔

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں زمین پر امن دینے آیا ہوں؟ میں تم سے کہتا ہوں، نہیں؛ بلکہ تفرقہ: کیونکہ اب سے ایک ہی گھر میں پانچ آدمی بیٹے ہوں گے، تین دو کے خلاف اور دو تین کے خلاف۔ باپ بیٹے کے خلاف ہوگا اور بیٹا باپ کے خلاف؛ ماں بیٹی کے خلاف اور بیٹی ماں کے خلاف؛ ساس اپنی بہو کے خلاف اور بہو اپنی ساس کے خلاف۔ اور اس نے لوگوں سے یہ بھی کہا، جب تم مغرب کی طرف سے بادل اٹھتا دیکھتے ہو تو فوراً کہتے ہو کہ بارش ہوگی؛ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور جب تم جنوبی ہوا چلتی دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ گرمی ہوگی؛ اور ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ اے ریاکارو، تم آسمان اور زمین کی صورت پہچان لیتے ہو؛ مگر اس وقت کو کیوں نہیں پہچانتے؟ لوقا 12:51-56۔

یروشلم کے لیے پیغامبر کا پیغام الفا اور اومیگا کے دستخط لیے ہوئے ہے، کیونکہ ابتدا اور انتہا تیسری مصیبت کے اسلام کی شناخت کراتی ہیں، اور "مشرق" کی آواز کے ساتھ ہی یہ بیک وقت اسلام کے پیغام کو مہر بندی کے پیغام کے طور پر متعین کرتا ہے۔ "مغرب" سے آنے والی "دوسری آواز" پچھلی بارش کی نشاندہی کرتی ہے، جو آخری بارش ہے، اور تمام نبی آخری دنوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ "مغرب" کا پیغام پچھلی بارش کے پیغام کی علامت ہے، جو عبادت گزاروں کی دو قسمیں پیدا کرتا ہے۔ ایک قسم کے لوگ پچھلی بارش کے پیغام کو پہچان نہیں سکتے کیونکہ وہ "اس وقت" کو نہیں پہچانتے۔

پیغامبر کے پیغام کا اگلا عنصر "چار ہواؤں" کی آواز ہے، جو ایک طرف مہر بندی کا پیغام ہے اور دوسری طرف اسلام کے غضبناک گھوڑے کا پیغام، جس کی نمائندگی تیسری "وائے" کرتی ہے۔ اگلا عنصر یروشلم اور ہیکل کے خلاف ہے؛ اس طرح وہ تمام نبیوں کے اس پیغام کی نشاندہی کرتا ہے جو ان لوگوں کے ایک طبقے کو پہچانتا ہے جنہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے، کیونکہ انہوں نے اپنی نجات کے دعوے کی بنیاد

مسیح میں نہیں بلکہ بیکل میں اور خدا کے برگزیدہ لوگوں کی حیثیت سے اپنی میراث میں رکھی ہے۔ وہ تمام مقدس تاریخ میں اُن لوگوں کے طور پر پیش کیے گئے ہیں جو اعلان کرتے ہیں: "خداوند کی بیکل، خداوند کی بیکل ہم ہیں۔" یروشلم اور بیکل کے خلاف پیغام، لاودکیہ کا پیغام ہے۔

اس بات پر حیران ہونے کی ضرورت نہیں کہ کلیسیا روح القدس کی قدرت سے حیات نو نہیں پاتی۔ مرد و زن مسیح کی دی ہوئی ہدایات کو ایک طرف رکھ رہے ہیں۔ غصہ اور حرص غلبہ پا رہے ہیں۔ روح کا بیکل بدی سے بھرا ہوا ہے۔ مسیح کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ لوگ اپنی ٹیڑھی راہوں کی پیروی کرتے ہیں۔ وہ نجات دہندہ کے کلام پر کان نہیں دھرتے۔ وہ ملامت اور تنبیہ کو رد کر کے سب کچھ اپنے ہی ہاتھ میں لے لیتے ہیں، یہاں تک کہ چراغدان اپنی جگہ سے ہٹا دیا جاتا ہے، اور روحانی بصیرت انسانی خیالات سے مشوش ہو جاتی ہے۔ خدمت میں کمی کے باوجود وہ اپنے آپ کو راست ٹھہراتے ہیں اور کہتے ہیں: "خداوند کا بیکل، خداوند کا بیکل ہم ہیں۔" وہ اپنے خیال کی روشنی کی پیروی کرنے کے لیے خدا کی شریعت کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں۔ ریویو اینڈ ہیرلڈ، 8 اپریل، 1902ء۔

پھر پیغمبر نے دولہوں اور دلہنوں کے خلاف اپنے تنبیہی پیغام کی آواز بلند کی، "line" upon line کے طریقہ کار کی علامت کے طور پر؛ کیونکہ آخری دنوں کا نبوتی سلسلہ بالکل ویسا ہی ہوگا جیسا نوح کے زمانے کا نبوتی سلسلہ تھا، جب وہ شادی بیاہ میں لگے ہوئے تھے، عین اسی وقت ہلاکت کا سیلاب ان کی دنیاوی امنگوں اور منصوبوں کو ڈبو دینے والا تھا۔

بائبل بیان کرتی ہے کہ آخری دنوں میں لوگ دنیاوی مشاغل، عیش و عشرت اور مال جمع کرنے میں گم ہو جائیں گے۔ وہ ابدی حقیقتوں سے اندھے ہو جائیں گے۔ مسیح فرماتے ہیں، "جیسے نوح کے دن تھے، ویسا ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ کیونکہ جیسے طوفان سے پہلے کے دنوں میں لوگ کھاتے پیتے تھے، شادی کرتے تھے اور شادی میں دیتے تھے، اُس دن تک جب نوح کشتی میں داخل ہوا، اور انہیں خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ طوفان آیا اور سب کو بہا لے گیا؛ اسی طرح ابن آدم کا آنا ہوگا۔" متی 24:37-39۔

آج بھی یہی حال ہے۔ لوگ نفع کے حصول اور خود غرضانہ لذت اندوزی کے تعاقب میں یوں دوڑے جا رہے ہیں گویا نہ کوئی خدا ہے، نہ کوئی جنت، اور نہ کوئی آخرت۔ نوح کے زمانے میں طوفان کی تنبیہ لوگوں کو ان کی بدکاری میں چونکا دینے اور انہیں توبہ کی طرف بلانے کے لیے بھیجی گئی تھی۔ اسی طرح مسیح کے جلد آنے کا پیغام لوگوں کو دنیاوی چیزوں میں انہماک سے جگانے کے لیے ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ وہ ابدی حقیقتوں کا شعور پا کر بیدار ہوں، تاکہ وہ خداوند کی میز کی دعوت پر توجہ دیں۔

انجیل کی دعوت تمام دنیا کو دی جانی ہے۔ 'ہر قوم، اور قبیلہ، اور زبان، اور لوگوں تک'۔ Revelation 14:6۔ آخری تنبیہ اور رحمت کا پیغام اپنے جلال سے ساری زمین کو روشن کرے گا۔ یہ انسانوں کے ہر طبقے تک پہنچنا ہے، امیر و غریب، اعلیٰ و ادنیٰ۔ 'شاہراہوں اور باڑوں پر نکل جاؤ،' مسیح فرماتے ہیں، 'اور انہیں مجبور کرو کہ اندر آئیں، تاکہ میرا گھر بھر جائے'۔ Christ's Object Lessons, 228

تنبیہ کے آخری عنصر پر گزشتہ عبارت میں زور دیا گیا ہے۔ "تمام لوگوں" کے خلاف آواز کے طور پر پیش کیا گیا پیغام ابدی خوشخبری ہے، جو نجات پانے کے لیے خوشخبری کی شرائط پوری کرنے کی ضرورت کی نشاندہی کرتا ہے۔ ابدی خوشخبری کی پہلی شرط خدا سے ڈرنا ہے، اور وہ خوف اس حقیقت پر مبنی ہے کہ زندہ خدا کے بیٹے مسیح کو صلیب پر ہمارے ہی گناہوں نے مصلوب کیا۔

یروشلم کے لیے اُس پیغامبر کی سات سالہ خدمت کا ہر پہلو ابدی خوشخبری کی نمائندگی کرتا تھا، جو بعینہ وہی خوشخبری تھی جو اُن سات برسوں میں پیش کی گئی جب مسیح نے سن 27 سے سن 34 تک بہتوں کے ساتھ عہد کی تصدیق کی۔ یہ وہی ابدی خوشخبری بھی ہے جس کی منادی آخری ایام کے آخری دو ادوار میں کی جاتی ہے، اور یہ بارشِ اخیر کے پیغام کے لیے مخصوص ہے، یعنی تیسری مصیبت

سے متعلق اسلام کا پیغام۔ یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی، گندم اور زوان کی جدائی، زوان کی لاودکیائی حالت، اور نبوت کے سہ گانہ اطلاق کی نشاندہی کرتا ہے، جو بارشِ اخیر کے طریقہ کار کی علامت ہے، یعنی "سطر پر سطر"۔

اس تاریخ میں سات سالہ پیغام کو نبوی طور پر "انتقام کے دنوں" کے اندر متعین کیا گیا ہے، جو مسیح کے پیغام اور کام کے اولین ذکر کا حصہ تھے، اور مسیح کا پیغام اور کام آخری دنوں میں ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ذریعے دہرایا جائے گا۔ پھر وہ اپنے پیغام کو "خدا کے انتقام کے دنوں" کے نبوی تناظر میں متعین کریں گے۔ خدا کے "انتقام" کی دو بائبل اقسام خدا کے کلام میں پیش کی گئی ہیں: اپنی قوم پر اس کا انتقام، اور اپنے دشمنوں پر اس کا انتقام۔

احبار باب چھبیس کے "سات گنا" خدا کے باغی لوگوں پر اس کے انتقام کو واضح کرتے ہیں، اور اس انتقام میں مقدس اور لشکر کو ظاہری اور روحانی طور پر روند ڈالنا شامل ہے۔ مقدس اور لشکر کے روندے جانے کی تمثیل کے اندر خدا کے دشمنوں پر اس کے انتقام کی علامت بھی نمایاں ہے۔ ایامِ آخر میں اپنے لوگوں کے خلاف خدا کے انتقام کی نمائندگی یوں کی گئی ہے کہ عن قریب آنے والے اتوار کے قانون پر لاؤڈیسیائی ایڈونٹزم کو وہ اپنے منہ سے اگل دیتا ہے۔ اسی سنگِ میل پر جدید بابل پر بھی اس کا انتقام شروع ہوتا ہے۔

لاودکیائی ایڈونٹسٹ تحریک پر زندوں کی تحقیقی عدالت، جس کے بعد صور کی بدکار عورت اور اُس حیوان پر جس پر وہ سوار ہے اور جس پر وہ حکمرانی کرتی ہے، تنفیذی عدالت واقع ہوتی ہے، آخری ایام کی نبوی تاریخ ہے، جہاں ہر رؤیا کا اثر انجام پاتا ہے۔ ہر رؤیا کو ان دو نبوی ادوار پر لاگو کیا جاتا ہے، کیونکہ بارشِ اخیر کا طریقہ کار نبوی خط پر نبوی خط کا اطلاق ہے۔ ان دونوں تاریخوں کے آغاز میں یسوع نے ایک "نشان" کی نشاندہی کی جو ثابت کرتی ہے کہ اُس وقت کے زندہ لوگ زمین کی تاریخ کی آخری نسل میں ہیں۔

پہلے دور کا آغاز اُس وقت ہوا جب ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی 11 ستمبر 2001 کو شروع ہوئی۔ اسی سنگِ میل کے اندر وہ "نشان" رکھا گیا جس کی نشاندہی مسیح نے لوقا اکیس میں کی تھی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

اب، اے بھائیو، خدا چاہتا ہے کہ ہم اپنی جگہ اُس شخص کے ساتھ لیں جو فانوس اٹھائے ہوئے ہے؛ ہم چاہتے ہیں کہ ہم وہاں اپنی جگہ لیں جہاں روشنی ہے، اور جہاں خدا نے نرسنگے کو ایک واضح آواز دی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نرسنگے سے ایک واضح آواز نکالیں۔ ہم الجھن میں رہے ہیں، اور ہم شک میں رہے ہیں، اور کلیسائیں مرنے کے قریب ہیں۔ لیکن اب ہم یہاں پڑھتے ہیں: "اور ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا، جس کے پاس بڑی قدرت تھی؛ اور زمین اس کے جلال سے روشن ہو گئی۔ اور اُس نے زور سے بڑی آواز میں پکار کر کہا، بابل عظیم گر گیا، گر گیا، اور وہ بدروحوں کا مسکن، اور ہر ناپاک روح کا قید خانہ، اور ہر ناپاک اور مکروہ پرندے کا پنجرہ بن گیا ہے" [مکاشفہ 18:1، 2]۔

اچھا تو اب، اگر ہم اس قابل ہی نہیں کہ جب آسمانی نور ہمارے پاس آئے تو اس میں سے کسی چیز کو پہچان سکیں، تو ہم اس پیغام کے متعلق کچھ بھی کیسے جانیں گے؟ اور ہم اتنی ہی آسانی سے سب سے تاریک فریب کو بھی قبول کر لیں گے جب وہ کسی ایسے شخص کی طرف سے ہمارے پاس آئے جو ہم سے متفق ہو، حالانکہ ہمارے پاس اس بات کا ذرہ برابر بھی ثبوت نہیں کہ خدا کی روح نے انہیں بھیجا ہے۔ مسیح نے کہا، 'میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں، مگر تم مجھے قبول نہیں کرتے' [دیکھیں یوحنا 5:43]۔ اب، یہی کام یہاں مینیاپولس کے اجلاس کے بعد سے جاری ہے۔ کیونکہ خدا اپنے نام میں ایک ایسا پیغام بھیجتا ہے جو آپ کے خیالات سے میل نہیں کھاتا، لہذا [آپ نتیجہ نکالتے ہیں]

کہ یہ خدا کی طرف سے پیغام نہیں ہو سکتا۔ خطبات اور تقاریر، جلد 1، 142۔